سوال

(677) شیعی فتاویٰ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شیعی فتاویٰ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شیعی فتاویٰ

لاہور کے شیعہ علماء میں ایک صاحب مولوی حائری صاحب ہیں جن کے فتاوی اخبار ذوالفقار میں چھپا کرتے تھے اس کے بعد ہونے کے بعد اب دہلی کے اثنا عشری میں نکلتے ہیں آپ کے فتاوی کیا ہوتے ہیں عموماً عقایدہ اہل سنت کی تردید اور تغلیط چنانچہ شیعہ مفتی صاحب سے سوال ہوتا ہے۔

سوال۔ اہل سنت کے ہاں یہ روایت فضائل میں بیان کی گئی ہے جناب پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا الحق ینطق علی لسان عمر رضی اللہ تعالی عنہ ''یعنی حق کلام کرتا ہے عمر کی زبان سے'' اس روایت کی آپ کے متعلق حضور کی کیا رائے ہے 1/ فروریہ روایت چونکہ مزہب شیعہ کے مخالف تھی اس لئے مفتی صاحب نے اس کی تردید کرنی ضروری سمجھی چاہیے تھا کہ اس کی تنقید بطریق محدثین کرتے ہیں وہ تو کی نہیں زاید مشکل ہو یا کامیابی کی امید نہ ہو اس لئے آپ ایک طرح سے اس روایت کی تردید کرتے ہیں جو خاص آپ ہی کا حصہ ہے فرماتے ہیں۔

الجوب۔ اگراسی روایت کو صحیح مان لیا جائے تو لازم آئے گا کہ خلافت مآب عمر کا یہ کہنا کہ ماشکلت فی نبوتک کشک یومی ہذا.بخاری ١ یعنی جیسا آج میں نے یا محمد ﷺ آپ کی نبوت میں شک کیا ہے اس سے پشتر کبھی ایسا شک نہیں کیا۔ یہی کلام حق ہو دراصل اس کا کلام ماخذ

کیا تھا اس کو محدثین نے حسب ذیل لکھا ہے کہ بروز حدیبیہ جناب ختمی رسالت فداہ وحی نے جب اہل مکہ سے صلح کرنی چاہی تو خلافت مآب عمر بہت خفا ہو کر رسالت مآب ﷺ سے کہنے لگے یہی وہ وعدہ ہے جو آپ نے دخول مکہ کے متعلق ہم سے کیا ہے اور اس روز اس آیت کو پڑھ کر سناتے رہے جو رسول خدا ﷺ نے کہا تھا جبریل وحی لے کر آئے

لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن شَاءَ اللَّهُ ٢٧ سورة الفتح

جناب رسالت مآب ﷺ نے جب عمر کا اس قدر جرات سے اعتراض کرنا ملاحظہ فرمایا تو ارشاد کیا میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ اس سال ہم مکہ معظمہ میں داخل ہو جایئں گے پھر جب آیندہ سال مکہ فتح ہوا تو جناب رسول اللہ ﷺ دروزہ سقایت حاج پر کھڑے ہوگئے اور فرمایا عمر خطاب کہاں ہے ان کو بلایا گیا پس حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا یا ابن الخطاب بتاؤ اب ہم مسجد الحرام میں داخل ہوئے یا نہیں اس وقت خلافت ماب عمر نے جب غیظو غضب کے آثار چہرہ مبارک پغمیر ﷺ پر مشاہدہ کیے تو کہا ''**امنت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بالقرآن کتابا و بحم ذبیا**'' پس اگر روایت مذکورا الحق ینطق علی لسان عمر رضی اللہ تعالی عنہ صحیح ہوتی تو خلافت مآب عمر جناب پغمبر ﷺ کے حق میں کبھی یہ خلاف حق کلمہ زبان سے نہ نکالتے۔ کہ جیسا میں نے آج تیری نبوت میں شک کیا ہے اس سے پیشتر کبھی نہیں کیا اس کے خلاف حق ہونے پر ان کا پشیمان ہونا اور آمنت با اللہ کہنا ہی دلیل ہے کہ مذکورہ روایت موضوع ہے ورنہ پھر یہ اظہار شک فی القبوۃ کرنا زبان عمر بھی فطق با لحق تھا یا نہیں بصورت اول خلیفہ صاحب کا اس نطق با لحق پر پشیمان ہ نا بقول امنت باللہ ربا الخ غلط ہوتا ہے اور بصورت ثا نیہ الحق نیطق الخ یہ موضوع ہے اور قابل تسلیم نہیں ہے 1 فروری

اہلحدیث۔

حدیث کے مذکور الفاظ یہ ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ (رواہ ترمذي) وفی روایۃ ابو دائود ان اللہ وضع الحق علی لسان عمر بقول بہ

''**ترندی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کیا ہے اور حق بولتا ہے۔**'' اس حدیث کی تردید کے لئے حائری صاحب نے حدیبیہ کا واقعہ پیش کیا جو بجائے تردید کے تائید کرتا ہے کیونکہ اس کا سارا قصہ یوں ہے کہ فتح مکہ سے قبل آنحضرت ﷺ کو خوابمیں معلوم کرایا گیا کہ ہم کعبہ شریف میں داخل ہو کر طواف کرتے ہیں آپنے شوق میں تیاری کر کے کوچ کر دیا مکہ کے قریب پہنچے تو مکہ والوں نے روک دیا آخر مقام حدیبیہ پر عہدنامہ ہوا کہ آیندہ نو سال تک مسلمانوں اور قریش مکہ میں مصالحت ٹھہری ہے مگر شرط بڑی کڑی تھی کہ جو مشرک مسلمانوں میں جائے اس کو مسلمان واپس کریں اور جو مسلمان مشرکوں کے پاس واپس آئے اس کو مشرک واپس نہ کریں یہ شرط ایسی کڑی تھی کہ آج بھی اگر کسی موقع پر کی جائے تو مسلمان با ختیار خود تسلیم نہ کریں اسی وقت ایسا واقعہ پیش آیا جو زیادہ جوش موجب کا ہوا ابو جندل صحابی جس کو مشرکوں نے اسلام کی وجہ سے زنجیروں میں بند کر رکھا تھا بدقت دوشواری چھپتا چھپاتا اسلامی کیمپ میں آپہنچا جسے دیکھ کر مسلمانوں میں جوش پیدا ہو کہ ہیں ہمارے ایک مسلمان بھائی کو یہ تکلیف ہے ہم اسے واپس کر دیں مگر یہاں معاملہ دگرگوں تھا دربار رسالت سے فیصلہ ہوا کہ ہم وعدہ کی پابندی میں اس قیدی کو نہیں رکھ سکتے اس موقعہ پر کون مسلمان ہے جس کی آنکھوں سے خون کے آنسو جاری نہ ہوں اور دل میں ایک دفعہ بھی جوش نہ آئے مگر بپاس ادب سب خاموش ہیں لیکن سب سے بڑا غیرت مند اور اسلام اہل اسلام پر اظہار جوش کرنے والا عمر فاروق نہ رہ سکا دربار رسالت میں آکر ان لفظوں میں عرض کرتا ہے۔

یا رسول اللہ صلی للہ علیہ وسلم الست نبی اللہ قال بلیٰ قلت السنا علی الھق وعدونا علی الباطل قال بلی فقلت علی ما نعطی الدنیۃ فی دیننا ونرجع ولما یحکم اللہ بیننا وبین اعائنا فقال انی رسول اللہ وہو ناصري ولست اعصیہ قلت اولست کنت تحدثنا انا سناقی البیت ونطوف بہ قال بلی انا خبرتک انک تاتیۃ العام؟ قلت لا قال فانک تاتیۃ ونطوف بہ (زاد المعاد مصري ج ١ ص ٣٨٣)

یا حضرت کیا آپ نبی نہیں ہیں فرمایا ہاں کہا کیا ہم حق پر اور دشمن ناحق پر نہیں ہیں فرمایا ہاں کہا پھر ہم کو اس شرط کی وجہ سے کیوں ذلیل کیا جاتا ہے اور بغیر فیصلہ کے ہم کیوں گھروں کو واپس جاتے ہیں حضور نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ ہوں وہی میرا امددگار رہے میں اس کی نافرمانی نہیں کروں گا عرض کیا کیا آپ نہیں فرماتے تھے کہ ہم بیت اللہ میں پہنچ جائے گے اور طواف کریں گے فرمایا ہاں مگر میں یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال عرض کیا نہیں فرمایا پھر کیا کبھی تم پہنچ جاؤ گے اور طواف کرو گے اللہ اللہ کس قدر دینی جوش ہے اور کتنی غیرت قومی ہے اسے کاش اس ہزاروں حصہ بھی شعیہ دوستوں کو ایران معاملہ میں ہوتا تو یہ نوبت نہ پہنچتی جو پہنچی۔

ہاں جب یہ جوش ٹھنڈا ہوا اور بحکم صاحب الوحی دل کو تسکین ہوئی تو آپ اپنا حال خود ہی کہتے ہیں۔ ماشککت منذا سلمت الا یومئذ فاتیت النبی صلی للہ علیہ وسلم الخ۔ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں مجھے اسلام میں کبھی شک نہیں ہوا اس روز جب ابوجندل کی واپسی میں نے دیکھی تو میں نے حضور کے پاس جا کر مذکورہ بالا گفتگو کی ناظرین خدارا انصاف کیجیے کہ یہ واقعہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دینی غیرت اور ایمانی تصدیق کا ثبوت ہے تا تردید۔ ؟

تمثیل

خدا کی حکمتوں کو خدا ہی جانتا ہے مگر جب ان حکمتوں کا ظہور ہوتا ہے تو مومن کے دل کو عجب سرور حاصل ہوتا ہے حدیبیہ میں اس واقعہ کے ساتھ ہی ایک دوسرا واقعہ جناب مرتضی کا پیش آیا جو معاہدہ کے تب تھے معاہدہ کی عبارت کا شروع یوں تھا – ہذا ما صالح بہ محمد رسول اللہ و قریش مکۃ- یہ وہ معاہدہ صلح ہے جو رسول اللہ ﷺ اور قریش مکہ میں ہوا قریش نے محمد ﷺ کے ساتھ رسول اللہ کا لفظ ہونے پر اعتراض کیا کہ ہم آپ کو رسول اللہ ﷺ نہیں مانتے آپ یوں لکھئے محمد بن عبداللہ حضور اکرم ﷺ نے ان کا سوال معقول سمجھا اور جناب علی مرتضی کو حکم دیا کہ اس عبارت میں سے رسول اللہ ﷺ کاٹ کر محمد بن عبداللہ لکھ دو حضرت علی اس پر بگڑ گے عرض کیا میں رسول اللہ کا لفظ نہیں کاٹونگا آہ کیا غیرت ہے اور کیا جوش ہے مگر اعداء علی کو یہ موقعہ ملا ہے کہ وہ جناب کی نسبت بے فرمائی کا گمان کریں اور اپنی سیاہ دلی سے جھٹ یہ آیت پڑھیں۔ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ ۲۳ سورة الجن لیکن ایک صاف دل مومن جان سکتا ہے کہ حضرت علی کی یہ بے فرمانی دراصل بے فرمانی نہیں ہے بلکہ کمال جوش ایمانی ۔

عارفانہ نگاہ

میں اس واقعہ میں حکمت الٰہیہ یہ ہے کہ آیندہ چل کر حضرت علی کے دشمن اعتراض کریں گے تو حضرت عمر کا واقعہ ان کو جواب دے گا اور حضرت عمر کے دشمن اعتراض کریں گے اور حضرت علی کا واقعہ جواب دینے کو کافی ہوگا کہ غیرت ایمانی اس کو کہتے ہیں کیا سچ ہے ۔

غیرت از چشم برم روئے تو دیدن نہ دہم گوش را نیز حدیث تو شنیدن نہ دہم

اسی طرح حضرت عمر فاروق کا اپنی بابت حضرت حذیفہ سے سوال کرنا بھی کسر نفسی ہے ورنہ جناب اپنا حکم حضور ہی ہے اگر نصیب اعداد فاروق منافق ہوتا تو پوچھتا ہی کیوں کیا اپنا پردہ فاش کرانے کو کوئی ایسا کرتا ہے اسی طرح – آمنت باللہ- کہنا بھی کمال خوف خدا کا ثبوت ہے نہ کہ عدم خوف یا نفاق کا مگرع ۔

گل است سعدی دور چشم دشمناں خاراست

ہاں بیت اللہ کے پاس کھڑے ہو کر حضور ﷺ کا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلانا حوالہ کا محتاج ہے امید ہے کہ اس کا صحیح حوالہ درج کرائیں گے ایسا ہی اس کا حوالہ مطلوب ہے جو آپ نے لکھا ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے تیری نبوت میں شک کیا۔ ہاں یاد آیا کہ شاید آپ کو یہ خیال آیا کہ حضرت عمر پر حق نازل ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ہر آن اور ہر وقت جناب محدوح کی زبان سے ایسا ہی نکلتا تھا اے جناب سنئے اس قسم کے قضایا اوقات کے لحاظ سے منطقی اصطلاح میں مہملے ہوتے ہیں اس لئے کوئی ایسا ویسا واقعہ اس کے منافی نہیں کیا آپ کو معلوم نہیں قرآن مجید میں ارشاد ہے عفا اللہ عنک لم اذنت لھم - (اللہ تجھے معاف کرے تو نے ان کو کیوں اذن دیا) نیز وہ نطق بھی آپ کو یاد ہو گا جس کے جواب میں عتاب آمیز ارشاد پہنچتا ہے – لم تحرم ما احل اللہ لک -اے نبی جو چیز خدا نے تیرے لئے حلال کی ہے تو اس کو حرام کیوں کرتا ہے کیا یہ دونوں واقعات ما ینطق عن الھوي کے مخالف ہیں مفتی صاحب فتوی دیتے ہوئے اتنا خیال کر لیا کریں کہ ملک میں قران حدیث جاننے والے بھی ہیں ۔

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں

کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص736

محدث فتویٰ